کھانے کے احکام و مسائل

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالواحد زید مجدہم
مدرس و نائب مفتی و فاضل جامعہ مدنیہ

کھانا کھانے کے پانچ درجے ہیں

پہلا درجہ:۔ فرض کا ہے یعنی اتنی مقدار کا کھانا فرض ہے کہ آدمی ہلاکت سے بچ جائے اور فرض نماز کھڑے ہو کر پڑھ سکے اور روزہ رکھ سکے۔ لہٰذا اگر کسی نے کھانا پینا چھوڑ دیا یہاں تک کہ مر گیا تو وہ نافرمان مرا۔

دوسرا درجہ: مندوب کا ہے یعنی فرض کی مقدار سے اس قدر زیادہ کھائے جس سے نوافل پڑھنے اور علم سیکھنے میں سہولت ہو۔

ان دونوں درجوں کے مطابق کھانے میں ثواب ملتا ہے۔

تیسرا درجہ:۔ مباح کا ہے یعنی اس سے بھی زیادہ سیر ہونے تک کھائے اس غرض سے کہ بدن کی قوت میں اضافہ ہو۔ اس میں نہ ثواب ہے اور نہ گناہ ہے اور اتنی مقدار تک اخروی حساب بھی آسان ہوگا، بشرطیکہ طعام حلال ہو۔

چوتھا درجہ:۔ مکروہ کا ہے یعنی سیر ہونے کے بعد کچھ زائد کھانا جس سے نقصان کا اندیشہ نہ ہو۔ اور اگر یہ اس غرض سے ہو کہ کل کے روزے میں تقویت رہے گی یا اس کے ہاتھ روک لینے سے مہمان کھانے میں شرم محسوس کرے گا اور وہ بھی ہاتھ کھینچ لے گا تو پھر مکروہ نہیں۔

پانچواں درجہ:۔ حرام کا ہے جو یہ ہے کہ سیری سے بھی اتنا زیادہ کھائے کہ بدہضمی ہونے کا اندیشہ ہو۔

مسئلہ:۔ کوئی ایسا ذی وجاہت شخص ہو جس کے بھوک ہڑتال کرنے سے جائز مطالبہ پر اثر پڑے گا تو وہ مندوب اور مباح درجہ کو چھوڑ سکتا ہے لیکن ایسی بھوک ہڑتال کہ جس میں فرض نماز پڑھنے کی قوت ختم ہو جائے یا موت کا اندیشہ ہو جائے جائز نہیں۔

مسئلہ: روٹی بیچ بیچ میں سے کھالے اور کنارے چھوڑ دے یا ایک روٹی میں سے پھولا ہوا حصہ کھالے اور باقی چھوڑ دے۔ یہ اسراف ہے ——— اور اس میں ایک طرح کا اترانا ہے لیکن

اگر دوسرا شخص اس کو کھالیتا ہو تو کچھ ڈر نہیں۔

مسئلہ :- جو لقمہ ہاتھ سے گر پڑے اس کا ترک کر دینا بھی اسراف ہے بلکہ چاہیے کہ پہلے اس کو اُٹھا کر کھالے پھر دوسرا کھائے۔

مسئلہ :- روٹی کی تعظیم میں سے ایک یہ ہے کہ جب روٹی سامنے آئے تو کھانا شروع کر دے سالن کا انتظار نہ کرے۔

مسئلہ :- کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد دونوں ہاتھوں کو پہنچوں تک دھونا سُنّت ہے۔ اگر کسی نے ایک ہاتھ دھویا یا دونوں ہاتھوں کی صرف اُنگلیاں دھولیں یا صرف ہتھیلیاں دھولیں تو دونوں ہاتھ دھونے کی سُنّت ادا نہ ہوگی۔

مسئلہ :- کھانے سے پہلے ہاتھ دھو کر ان کو کپڑے سے نہ پُونچھے تاکہ کھانا شروع کرنے تک دھونے کا اثر باقی رہے، البتہ کھانے کے بعد دھو کر پونچھ ڈالے۔

مسئلہ :- کھانے میں سُنّت یہ ہے کہ شروع میں بسم اللہ کہے اور آخر میں الحمدللہ پڑھے اگر شروع میں بسم اللہ بھول جائے تو جب یاد آئے یُوں کہے بسم اللہ اَوَّلَہٗ وَآخِرَہٗ ۔ اور جب بسم اللہ کہے تو چاہیے کہ بلند آواز سے کہے تاکہ جو لوگ ساتھ کھانے بیٹھے ہوں ان کو بھی تلقین ہوجائے اور جب ساتھیوں کے ساتھ مل کر کھا رہا ہو تو چاہیے کہ الحمد للہ کہنے میں آواز بلند نہ کرے لیکن اگر ساتھی بھی کھانے سے فارغ ہو گئے ہوں تو پھر کوئی مضائقہ نہیں۔

مسئلہ :- ایک سُنّت یہ ہے کہ نمک کے ساتھ کھانا شروع کرے اور نمک ہی پر ختم کرے۔

مسئلہ :- کھانا کھا کر ہاتھ دھونے پر پُونچھنے سے پہلے اُنگلیوں کو خُوب چاٹ لے۔

مسئلہ :- یہ سُنّت میں سے ہے کہ سالن کے لیے پلیٹ کے وسط میں ہاتھ نہ ڈالے بلکہ اپنی جانب ایک جگہ سے لگائے، البتہ ایک طبق اور ٹرے میں مختلف قسم کے پھل ہوں تو جو چاہے لے سکتا ہے۔

مسئلہ :- ننگے سر کھانا کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ :- کھانا کھاتے ہوئے اپنی دائیں ٹانگ کھڑی رکھے اور بائیں ٹانگ بچھالے۔

مسئلہ :- ٹیک لگا کر کھانا سُنّت کے خلاف ہے۔ ٹیک لگانے کی چار صورتیں ہیں اور چاروں کا ایک ہی حکم ہے۔ اوّل یہ کہ دائیں یا بائیں پہلو کو دیوار یا تکیہ وغیرہ پر سہارا لگاتے تیسرے

یہ کہ چوکڑی مار کر بیٹھے، چوتھے یہ کہ کمر گاؤ تکیہ یا دیوار سے لگائے۔

مسئلہ:۔ مُنہ کے بل لیٹ کر کھانا منع ہے۔

مسئلہ:۔ جب آدمی بھوک سے ایسی حالت کو پہنچ جائے کہ جان جاتے رہنے کا خوف ہو اور کھانے کی حلال چیز کوئی میسّر نہ ہو تو اپنی جان بچانے کے لیے بقدر ضرورت مردار کھا سکتا ہے اور اگر نہ کھایا اور مر گیا تو گنہ گار ہو گا۔

مسئلہ: چلتے پھرتے چھوٹی موٹی چیز مُنہ میں ڈال سکتے ہیں۔ مثلاً پان، تمباکو، سونف، ٹافی اور ایک آدھ لقمہ لیکن پُورا کھانا کھانا ہو تو وہ بیٹھ کر کھانا چاہیے۔ کھڑے ہو کر کھانا مکروہ ہے۔

مسئلہ:۔ میز کرسی پر کھانا یا اپنے سامنے چھوٹی میز پر کھانا رکھ کر کھانا سُنّت کے خلاف طریقہ ہے۔

اگر مجلس دعوت میں کوئی بات خلاف شرع ہو مثلاً گانا بجانا ہو تو اگر وہاں جانے سے پہلے معلوم ہو جائے تو دعوت قبول نہ کرے۔ البتّہ اگر قوی اُمّید ہے کہ میرے جانے سے بوجہ میری شرم اور لحاظ سے وہ بات بند ہو جاتے گی تو جانا بہتر ہے اور اگر معلوم نہ تھا اور چلا گیا اور وہاں جا کر دیکھا، سو اگر یہ شخص مقتدائے دین ہے تب تو لوٹ آئے اور اگر مقتدا نہیں ہے، عوام الناس سے ہے تو اگر عین کھانے کے موقع پر وہ خلاف شرع بات ہے تو وہاں نہ بیٹھے اور اگر دوسری جگہ پر ہے تو خیر کھانے پر بمجبوری بیٹھ جائے اور بہتر ہے کہ صاحب مکان کو فہمائش کرے اور اگر اس قدر ہمت نہ ہو تو صبر کرے اور دل سے اسے بُرا سمجھے اور اگر کوئی شخص مقتدائے دین نہ ہو لیکن ذی اثر اور صاحب وجاہت ہو کہ لوگ اس کے افعال کا اتباع کرتے ہوں تو وہ بھی اس مسئلہ میں مقتدائے دین کے حکم میں ہے۔

مسئلہ:۔ اگر کوئی آدمی شہر کے کسی باغ میں گذرا اور کچھ پھل درختوں کے نیچے گرے پڑے ہوں تو اس کے لیے وہ کھانا جائز نہیں مگر جبکہ جانتا ہو کہ مالک کی طرف سے کھانے کی صراحتًا یا دلالتًا اجازت ہے۔

اگر آدمی شہر سے باہر کسی باغ میں ہو تو اگر گرے ہُوئے پھل ایسے ہوں کہ باقی رہتے ہُوئے جیسے اخروٹ وغیرہ تو یہ نہیں کھا سکتا، مگر جبکہ مالک کی طرف سے مباح کرنے کا علم ہو اور اگر ایسے پھل ہوں کہ باقی نہیں رہ سکتے جلد خراب ہو جاتے ہیں تو ان کو کھانا جائز ہے جب تک مالک

کی طرف سے ممانعت ظاہر نہ ہو اور ان کو اُٹھا کر اپنے گھر نہیں لا سکتا۔

اگر پھل درخت پر لگے ہوں تو افضل یہ ہے کہ بغیر اجازت کے کسی جگہ سے بھی نہ لے ۔یعنی خواہ شہر کے اندر ہو یا شہر کے باہر ہو لیکن اگر ایسا مقام ہو جہاں یہ پھل بہت ہوں اور یہ معلوم ہو کہ کچھ توڑ کے کھالینا مالکوں کو ناگوار نہ ہوگا تو کھا سکتا ہے، لیکن یہ جائز نہیں کہ اپنے ساتھ کچھ باندھ کر بھی لے آئے۔

مسئلہ :- حلال جانور کی یہ آٹھ چیزیں کھانا منع ہیں :

پتہ ، مثانہ ، حرام مغز ، غدود، کپورے (یعنی خصیتین) مادہ کی شرمگاہ ، نر جانور کی پیشاب کی نالی اور بہتا ہوا خون۔

مسئلہ :- حلال جانور کی اوجھڑی کھانا جائز ہے۔

مسئلہ :- غیر اللہ کے نامزد کیے ہوئے جانوروں کا حکم یہ ہے ۔

(۱) اگر کسی جانور کو غیر اللہ کا نام لے کر ذبح کیا تو وہ حرام ہے ۔

(۲) ذبح کے وقت تو بسم اللہ ہی کہا لیکن غیر اللہ کی نامزدگی کی نیت سے ذبح کیا تو یہ بھی حرام ہے۔

(۳) اگر مالک نے اپنی نیت فاسدہ سے توبہ کرلی اور غیر اللہ کے لیے اس جانور کی نامزدگی سے رجوع کر لیا پھر اللہ کا نام لے کر جانور کو ذبح کیا تو وہ حلال ہوگا۔

مسئلہ :- غیر اللہ کے نامزد کیے ہوئے وہ جانور حرام ہوتے ہیں جو اس غیر اللہ کے تقرب اور رضا حاصل کرنے کے لیے نامزد کیے گئے ہوں اور اگر غیر اللہ کا نام محض عنوان کے طور پر ہو، تقرب اور رضا حاصل کرنے کی نیت نہ ہو جیسے یوں کہتے ہیں کہ یہ فلاں بچے کا عقیقہ ہے تو یہ حلال ہے یا بقر عید کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایصالِ ثواب کے لیے قربانی کا جانور خریدا اور یوں کہا کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے تو یہ جانور حلال ہے۔

مسئلہ :- اشیاء خوردنی میں کیڑے پیدا ہو جائیں یا گولر میں بھنگے پیدا ہو جائیں تو ان کیڑوں کو کھانا جائز نہیں ہے۔ کیڑے ہٹا کر استعمال کرنا چاہیے۔

مسئلہ :- گوشت کا یا کوئی اور کیڑا شوربے میں گر گیا تو شوربہ نجس نہ ہوگا۔ کیڑے کو ہٹا کر شوربے

کو استعمال کر سکتے ہیں، لیکن اگر کیڑا پھٹ کر شوربے میں ریزہ ریزہ ہو گیا ہو تو پھر اس شوربے کا استعمال جائز نہیں۔

مسئلہ: جو جانور نجاست کھانے لگے اور اس وجہ سے اس کا گوشت بدبودار ہو جائے تو اس کو جَلاَّلَہ کہتے ہیں اور اسی حالت میں اس کا دُودھ پینا یا اس کو ذبح کر کے اس کا گوشت کھانا مکروہ ہے۔ اگر وہ مُرغی ہے تو تین دن اور بکری ہے تو چار دن اور گائے یا اُونٹ ہے تو دس دن اُن کو باندھ کر صاف سُتھری غذا دی جائے تاکہ گوشت کی بدبو زائل ہو جائے۔ پھر اُن کا گوشت اور دُودھ استعمال کیا جانا چاہیے۔

مسئلہ:۔ اگر نجاست کھائی لیکن گوشت میں بدبو پیدا نہیں ہُوئی یا کوئی غیر بدبودار حرام چیز کھلائی گئی تو اس کا گوشت کھانا جائز ہے۔ اس سے معلوم ہُوا کہ فارمی یعنی ولایتی مُرغیوں کو اگرچہ نجس خوراک دی گئی ہو لیکن چونکہ ان کے گوشت میں بدبو نہیں ہوتی لہٰذا ان کا کھانا جائز ہے۔ محض غذا و خوراک کے نجس ہونے کی وجہ سے گوشت کا استعمال ناجائز نہیں ہوگا۔

مسئلہ:۔ گیارھویں اور محرم کے موقع جو کچھ تقسیم کیا جاتا ہے اگر وہ غیر اللہ کے نامزد ہو اور اس کے نام کی نذر ہو تو حرام ہے اور اگر اللہ کے نام کا صدقہ ہو جس کا ثواب بزرگ کو پہنچایا گیا ہو تو وہ حرام نہیں مباح ہے، لیکن چونکہ دن کی تخصیص کی وجہ سے بدعت ہے اور بہت سے لوگ عقائد میں پختہ نہیں اس لیے ایسی چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیے۔

مسئلہ:۔ بارہ ربیع الاوّل، شب برات اور اسی طرح کے دیگر موقعوں پر جو بہت سے صحیح عقیدے والے بھی کچھ پکا کر تقسیم کرتے ہیں تو اگرچہ وہ چیز حرام نہیں ہوتی لیکن دن کی تخصیص کے باعث بدعت ہونے کی وجہ سے اس سے پرہیز کرنا بہتر ہے۔

دُعاءِ صحت

دار العلوم شیر گڑھ کے مہتمم حضرت مولانا محمد احمد صاحب مدظلہم کے بڑے صاحبزادے برین ہیمرج کے سبب علیل ہیں۔ قارئین کرام سے دعاءِ صحت کی اپیل ہے۔ (مدیر)